اس ساری تقریر کو بغور پڑھنے سے مرزا صاحب کی وحی کی حقیقت صاف کھل جاتی ہے کہ آپ اُن خیالات کا نام الہام اور وحی تجویز فرماتے ہیں جو عموماً تفکر کے موقع پر ہر ایک انسان کو سوجھا کرتے ہیں۔ پس اب تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مولوی صاحب مرزا صاحب کے ایسے الہامات کی تکذیب کرے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

مرزا غلام احمد قادیانی نشان آسمانی سے کاذب ثابت ہوئے ہیں[1]

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی۔ امابعد واضح ہو کہ بمنطوق وجب الوثوق وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی اگرچہ مرزا صاحب قادیانی ہر معاملہ میں جھوٹے ثابت ہوئے ہیں تاہم از اخیف باطلہ دعاوی کاذبہ سے باز نہیں آتے اگر سچ پوچھو تو مرزا صاحب اقتضی چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کے پوری پورے مصداق ہیں۔ کلام معجز نظام بلاغت التیام مخبر صادق اذا لم تستحی فاصنع ماشئت کیا ٹھیک ہے۔ آجکل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ مخالفین مرزا صاحب بالخصوص وہ اشخاص جنکو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کا دعویٰ تھا وہ تمام ہلاک ہو گئے اور جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ہلاکت کی دعا کی ہے بگر بکر و زور کے ساتھ۔ قبل اس کے کہ ہم مرزا صاحب کے اس دعوے کی تکذیب نشان آسمانی فیصلہ حقانی سے کریں اور مرزا اور مرزائیوں کو زندہ در گور بنا دیں اور اُنکی بھری ہوئی بیڑہ کذب و فریب کو طوفان غضب الٰہی سے مثل بیڑہ بالٹک روسی کے تحت الثریٰ کو پہونچا دیں اور اُنکی قلعہ مکر و کید کو مثل قلعہ پورٹ آرتھر کے حقانی گولوں سے اُڑا دیں اور جیسے منچوریا سے روسی حکومت کا نشان مٹا دیا گیا ہے۔ کدال ہائے حقانی سے مینار طومار قادیانی کو جڑ سے اوکھاڑ کر گرایا جا کر اسکا نشان سطح دنیا سے مٹا دیں۔ مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپکی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رُول کے زیر اثر ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

[1] از مولوی صوفی عبدالحق صاحب سرہندی۔

فی الجملہ مخلوق نے تجربہ کرلیا ہے کہ مرزا اور مسیلمہ کذاب ایک ہی پایہ کے آدمی ہیں انکی قول وخیال کے مخالف امور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ محمدی بیگم کی نکاح اور اسکی خاوند کی موت کی پیشگوئی کو ہی ملاحظہ کرلو کہ جسکی جانب مرزا صاحب کو جانی تعلق ہی ہے۔

مرزا صاحب بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہماری سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کردیا۔ اسجگہ مرزا صاحب نے نہائت کذب سے کام لیا۔ مگر افسوس نہیں کہ یہ تو اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہمیں اس جگہ مولوی عبدالحق غزنوی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب وغیرہما مباہلین کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہم اسجگہ صرف اپنے مباہلہ کو ذکر کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ سے بلاشک وشبہ یقیناً مرزا صاحب کا کاذب ہونا ہر ذیہوش کے نزدیک مسلّم ہوا اور اس مباہلہ کا ذکر مناسب ہی نہیں بلکہ بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس ضروری معلوم دیا ؎ من نمی گویم انا الحق یار میگوید بگو * چوں نگویم چوں مرا دلدار میگوید بگو۔

ہمنے مرزا صاحب کو ۱۳۱۶ھ ہجری میں بعد قلع قمع تمام حجت ہائے لایعنی مباہلہ کی دعوت دی اور اسکو پرائیویٹ ہی نہیں رکھا بلکہ ضمیمہ رسالہ مظہر نعمۃ میں جو اسی سنہ میں طبع ہوا تھا لکھکر پبلک میں شائع کی۔ چند الفاظ حیز تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

پس اب مرزا صاحب کو چاہئے کہ اس تحریر کو پڑھکر بہ نیّت رفع تردد و انتشار خلق بحکم آیہ مباہلہ معہ ابناء ونساء میدان مباہلہ میں آویں اور یہ احقر بھی تفاولاً واتباعاً للسنہ جیسے آنحضرت پنجتن پاک کے ساتھ مقابلہ نصاریٰ میں نکلے تھے۔ بایار ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا * بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست

نتیجہ الماس۔ اوّل نفس خود۔ دوم زوجہ خود۔ سوم وچہارم ہردو فرزندان خود۔ پنجم دختر خود کے ساتھ میدان مباہلہ میں بقین فتحیابی خود حاضر ہوتا ہے تاکہ حاکم مطلق بحکم یُحِقُّ الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ حق وباطل۔ حق وکید کو حق کے ساتھ متمیز کرے اور حق حق قریب تحریب ثابت ہو۔ اس سے بڑھکر احسن اور عمدہ اور کوئی سبیل فیصلہ کی نہیں (الی)

اب مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اس تحریر کے ملاحظہ کے بعد پندرہ یوم کے اندر انشاء اللہ ہمکو جواب سے بذریعہ اشتہار مطلع کریں اور اگر اب بھی مرزا صاحب کوئی حیلہ حوالہ کرکے ٹال جائیں تو

لعنت اللہ علی الکاذبین - کار مرداں روشنی و گرمی ست * کار مخنثی حیلہ و بے شرمی ست -
مگر بحکم فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ مرزا ایسا مبہوت ہوا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہیں اور جیسے سایۂ فاروقی
سے ابلیس کو سوائے فرار و گریز کوئی چارہ نہیں تھا ایسا ہی مرزا کو احقر کے مقابلہ میں قرار و
قیام نہ رہا - جب بجائے پندرہ روز کے اس دعوت کو سال بھر گذر چکا اور مرزائی جانب سے
صدائے برنخواست کا معاملہ ظہور پذیر ہوا - تو ۱۳۱۷ھ میں رمضان کے بعد ضمیمہ اخبار شحنۂ ہند
مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۰ء میں مکرر مسیح الکذاب کے عنوان سے اس امر کی یاددہانی کرائی گئی - آخر
میں لکھدیا گیا کہ مرزا ہمارے مقابلہ میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا اور اپنی اراجیف کاذبہ و دعاوی
باطلہ میں ناکامیاب رہیگا اور ہمکو اللہ جلشانہ محض اپنے دین حقہ کی تائید کیوجہ سے منصور و مظفر
کریگا وما ذلک علی اللہ بعزیز واللہ علی ذلک لقدیر والسلام

اب خیال کرنا چاہیئے کہ اس دعوت کا کیا نتیجہ ہوا کہ جس کی رو سے مرزا صاحب اپنے
اس کلام میں کہ "جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے"
سچے ہیں یا جھوٹے - یہ ظاہر ہے کہ اس احقر نے مباہلہ کے لئے اتباعاً حکم قرآنی و فعل نبوی اپنے
نفس اور زوجہ اور ابناء اور دختر کو پیش کیا تھا - سو یہ احقر بہمہ وجوہ مورد برکات دینی و دنیوی
ہے والحمد للہ علی ذلک اور بحکم لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ دو لڑکے ایک لڑکی اور عنایت ہوئے
اب چار لڑکے دو لڑکیاں ہیں گویا یہ برکت بحکم ربانی إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ
جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ واقع ہوئی - میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مرزا
فرار نہ کرتا اور ہمارے مقابلہ میں آتا تو وہ معہ متعلقین خود ضرور تباہ ہوتا کیونکہ یہ ارشاد پیغمبر خدا
نے بروقت فرار نصاریٰ فرمایا تھا - باایںہمہ اخبارات مرزائی میں خاندان رسالت میں صدمہ کے
عنوان سے واویلا ہوا - وہ اسی دعوت کا اثر تھا - ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا - کیوں حضرات
ناظرین اب تو مرزا اپنے منہ کاذب جھوٹا - ملحد - زندیق - مفتری علی اللہ - مکار - قابل سولی - گلے میں
رسہ ڈالنے کے لائق وغیرہ وغیرہ جو جو امور اپنے لئے بشرط جھوٹا ہونیکے پسند کیا کرتا ہے ہوا -
الحق - سچ وہ ہے جو سر پر چڑھکے بولے - اب بھی اگر مرزا کے کاذب ہونے میں کسی مرزائی کو شک
ہے تو حیف ہے اس کی عقل پر کیونکہ مرزا اپنے منہ آسمانی فیصلہ سے جھوٹا ثابت ہوا -

الہامات مرزا - المسیح الدجال - خرافات قادیانی کو دیکھو کہ مرزا کے بجو اس کیسے گوزشتر ثابت ہوئی ہیں دیکھا - مرزا نے اپنا کشف ظاہر کیا تہا - کہ مولوی محمد حسین صاحب و الٰہی بخش مرحوم اور ایک اور صاحب آخر الخ معتقد ہو گئے - مگر تا حال مولوی محمد حسین صاحب سلمہ ربہ عقیدہ سابقہ پر قائم ہیں اور الٰہی بخش مرحوم اسی راہ مستقیم پر مرزا کو فرعون کہتے اور بذریعہ عصاء موسٰے (دیکھو مسیح الدجال) غرق بحر خسران کرتے ہوئے رونق بخش خلد بریں ہوئے -

(۲) اجابت دعوات - ان بے شمار مواقع میں سے کہ جنکی تحریر کے لئے ایک دفتر درکار ہے محض ایک دو تحریر ہیں - مسجد جامع سرہند کے قریب آبکاری تہی جسکی تلچھٹ سے نہائت درجہ تکلیف ہوتی تہی - ایک دفعہ احقر نے داروغہ آبکاری سے کہا کہ اس بدبو کا کچھ انتظام کرادو انہوں نے کہا کہ اسکا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا - اس جواب سے دل نہائت آزردہ ہوا اور خداوند باری کی جناب میں دعا کی کہ یا الٰہی اسکا انتظام تو ہی کرنیوالا ہے کچھ عرصہ نہ گذرا تہا کہ تمام آبکاری ہائے بند ہو کر محض ایک آبکاری صدر میں قائم ہونیکا حکم ہوگیا اور اس طرح یہ زمانہ دراز کی آبکاری بند ہوئی - اسی طرح ایک موذی کافر کے تئیں مجمع عام میں بددعا کی گئی چند دن نہ ہوئے تہے کہ وہ معہ اپنے اکلوتے بیٹے کے آنجہانی ہوا - اسی طرح ایک دوست کی تبدیلی کے لئے جو ناممکنات سے تہی دعا کی گئی خداوند تعالٰی نے غیب سے سامان مہیا کر کے انکو تبدیل کردیا -

اسی طرح بہت سی مستورات کو کہ جنکو اسقاط کی بیماری تہی یا جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی تہی جن میں ایک صاحب مرزائی بہی ہیں کچھ پڑھکر دیا گیا - الحمد للہ اکثر کے اولاد صحیح سالم پیدا ہو کر زندہ ہے - ادہر مرزائی دعوات کا حال روز روشن کی طرح ظاہر ہے - حاجت اظہار کی نہیں -

اب آخر میں مرزا کے خاص دعوئے پلیگ کے متعلق کچھ تحریر کرنا ضروری ہے - اگرچہ مرنا جینا ایک ایسا امر ہے کہ اس میں بحث عبث ہے اور جو مومن بالطاعون سے مرے وہ شہید ہے مگر یہاں مرزا کا جواب اور اظہار واقع منظور ہے - پس مرزا کا دعوٰے تہا کہ پلیگ میرے اعداء کے لئے آئی ہے میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے - سو خداوند عالم نے ہر پلیگ میں لاتعد ولاتحصٰے مرزائیوں کو ہر جگہ حتٰی کہ قادیان دارالزیان میں بہی جہنم رسید کیا - اور

مرزائی پارٹی کے بڑے بڑے رکن اس نہنگ طاعون کی لقمہ ہوئے جنکا ذکر اکثر ہو چکا ہے۔ مولوی محمد یوسف سنوری جو مرزائی امت میں عہدہ فاروقی رکھنے کے مدعی تہے جنکی نظم سرمہ چشم آریہ کے آخر تحریر ہے اسی بلا کے نذر ہوئے اسی طرح انکے سال انکا لڑکا طاعون سے مرا۔ اور میانجی نظام الدین جانبوری معہ اپنی زوجہ کے اسی پلیگ سے آنجہانی ہوئے بلکہ خاص چار دیواری مرزا میں ایک خادم پیراندتا بیمار ہوا اور رات کو باہر کر دیا گیا اور مر گیا۔ ادہر خیال کریں کہ احقر معہ تمام متعلقین اس مرض سے خداوند عالم نے محفوظ و مصئون رکھا بلکہ جتنے اس احقر کے مرید تہے وہ بہی تمام معہ متعلقین خود اس مرض سے مامون رہے۔ اس احقر کے دو مکان ہیں پلیگ کے موقعہ پر ہم جس مکان میں ہوتے تہے اس مکان کے ہمسائیگان میں بہی پلیگ سے امن رہا۔ حالانکہ جب ہم جس مکان میں نہیں ہوتے تہے تو اس مکان کے ہمسائیگان اکثر پلیگ میں ہلاک ہوئے ذلک من فضل اللہ علی و علی من اتبعنی و اللہ ذو الفضل العظیم و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب۔ ناظرین برائے خدا ذرا انصاف کو مد نظر رکھکر خیال فرماویں کہ مرزا کا یہ قول کہ "جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کر دیا" کہاں تک سچا ہے۔ کیا مرزا صاحب لعنت اللہ علی الکاذبین کے ٹہیک ٹہیک مصداق ہیں یا نہیں مگر یا بے شرمی تیرا آسرا۔ اگرچہ یہ اسرار واردات قابل اظہار نہیں تہے۔ اور جو ذوق و لذت اس کے اخفا میں حاصل تہا اس کے اظہار میں اسکا عشر عشیر بہی نہیں ؎

نظامی اینچہ اسرار است کز خاطر برون داری * کسے سرش نمیداند زبان در کش زبان درکش

مگر چونکہ اسکی اظہار میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے جو جہاد اکبر کا حکم رکہتا ہے بحکم الضرورات تبیح المحظورات اسکو ظاہر کر کے اس لذت و ذوق کو قربان و نثار کیا گیا ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم * گوہر جان بچہ کاری دگرم باز آید

ہذا آخر ما اردنا ایراده والحمد للہ تعالی اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا و علی کل حال واعوذ باللہ من حال اہل النار فقط رقم ابو المنظور محمد عبد الحق کوٹلوی۔ مسجد جامع۔ سرہند۔ پنجاب ×

احمق مرزا

آج ۳۰ جون کو بابو غلام رسول مرزائی مدرس ریاضی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان جو آجکل لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں بورڈنگ ہوس اسلامیہ کالج